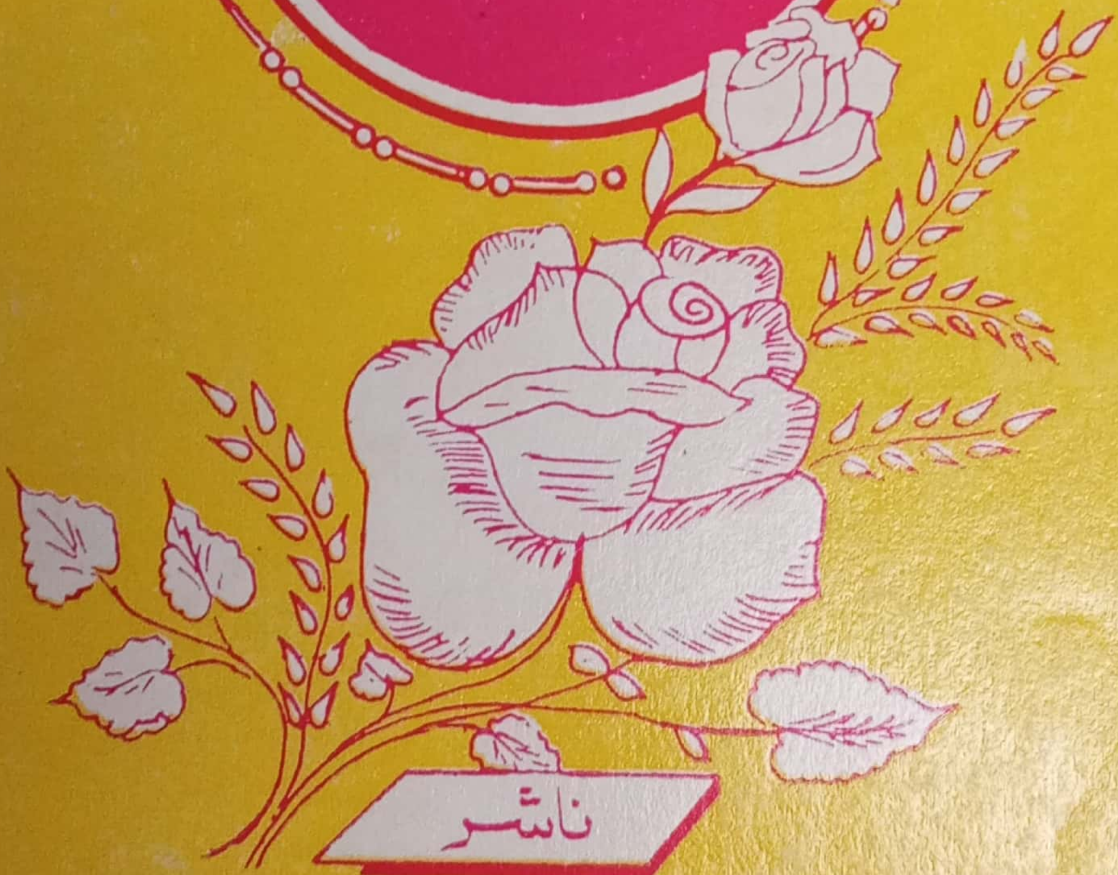
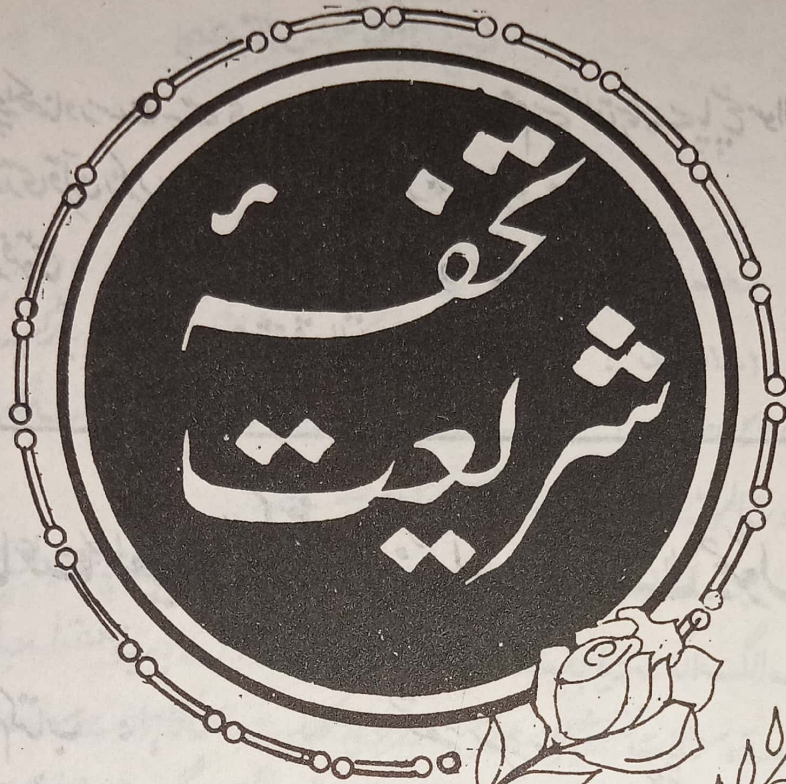


تحفۂ شریعت



ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر جمعیۃ منزل بربرشاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱





ناشر

سلفیہ ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر، جمعیۃ منزل بربر شاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

فہرست

سلسلہ اشاعت سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

نام کتاب : تحفۂ شریعت
نام مولف : علامہ حافظ مصلح الدین اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر : سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
طابع : مجلس الدعوۃ الاسلامیہ دہلی
مطبع : ایس ایس پریس دہلی
سنہ اشاعت : جنوری ۱۹۹۴ء

ملنے کے پتے

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جمعیۃ منزل۔ بربرشاہ۔ سرینگر کشمیر
مکتبہ مسلم بربرشاہ۔ سرینگر۔ کشمیر ۱۹۰۰۰۱۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! مدرسہ جامعہ حنفیہ کیندراپاڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ کے مدرس مولوی عبدالقدوس صاحب نے ہمارے رسالے "بدعات کا شرعی آپریشن" کا جواب لکھا ہے۔ رسالے کا نام "روح المومنین" ہے شروع میں سنی کتابچہ مرقوم ہے۔

جواب لکھنے کا عام قاعدہ یہ ہے کہ پہلے سوالات کو مختصر طور پر لکھا جائے اور پھر ہر ایک کا جواب الگ الگ دیا جائے تاکہ پڑھنے والے فیصلہ کر سکیں کہ جواب معقول دیا گیا یا نہیں مگر مولوی صاحب نے سوالات نقل نہیں کئے ہیں اور جو کچھ لکھا ہے اس کا ہمارے سوالات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے پہلے ہم اپنے سوالات مختصر طور پر لکھیں گے بعد میں مولوی صاحب کے جوابات کا خلاصہ لکھ کر ان کی تردید کریں گے۔

کیا سنّی کتابچہ لکھنا درست ہے؟

بڑے پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی مشہور کتاب "غنیۃ الطالبین ص۱۴۳" پر لکھتے ہیں کہ اہلسنت اہلحدیث کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کو برا بھلا کہنا بدعتی اور زندیق (بددین) کی پہچان ہے۔ اسی صفحہ پر بڑے پیر صاحب لکھتے ہیں کہ بدعتی کا اہلسنت ہونا کا دعویٰ اس طرح جھوٹ ہے جس طرح کافروں کا حضورؐ کو جادوگر کہنا۔ بڑے پیر صاحب کی شان میں مولوی عبدالقدوس صاحب نے اپنی کتاب کے ص۹ پر لکھا ہے کہ ان کی آنکھ کی پتلی لوح محفوظ سے لگی ہوئی ہے، لہذا ان کی آنکھ جو دیکھتی ہے وہ صحیح دیکھتی ہے، اس لئے اگر مولوی

صاحب اپنے کو اہلسنت لکھنے کا شوق رکھتے ہیں تو پہلے اہلحدیث ہونے کا اقرار کریں ورنہ ان کا اپنے کو اہلسنت لکھنا اور اپنے کتابچہ کو سنی کتابچہ لکھنا بڑے پیر صاحب کی نگاہ میں صریح جھوٹ ہے۔

درود وسلام سے متعلق ہمارے پانچ سوالات کا خلاصہ

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو درود وسلام سکھایا ہے۔ جسے سب مسلمان نمازوں میں پڑھتے ہیں، اس کو چھوڑکر بریلویوں کو الگ درود وسلام بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا بریلیوں کے درود وسلام میں حضورؐ کے درود وسلام سے زیادہ برکت ہے؟ اور اگر حضورؐ کے درود وسلام میں زیادہ برکت اور فضیلت ہے تو اسکے رہتے ہوئے دوسرا درود وسلام گڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟

۲۔ بریلوی میلاد کے آخر میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضورؐ آگئے اور ہمارا بیٹھا رہنا خلاف ادب ہے اگر یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں جب درود وسلام پڑھا جاتا ہے تو بریلوی کیوں بیٹھے رہتے ہیں؟ اسوقت تعظیم کیلئے کیوں نہیں کھڑے ہوتے۔

۳۔ اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ امت کا درود وسلام حضورؐ تک پہونچانے کے لئے فرشتے مقرر ہیں، اس میں حضورؐ کا ادب واحترام ہے۔ بریلوی کہتے ہیں کہ حضورؐ درود وسلام لینے کے لئے گھر گھر آتے جاتے ہیں، حالانکہ اس کی کوئی دلیل انکے پاس موجود نہیں ہے۔

۴۔ اگر بیٹھ کر درود پڑھنے میں بے ادبی ہے تو حضورؐ نے اپنی امت کو نماز میں بیٹھکر درود پڑھنے کی تعلیم کیوں دی؟

۵۔ اچھے کاموں میں شرکت کے لئے لوگ شروع میں آتے ہیں بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضورؐ میلاد کی مجلس ختم ہونے پر آتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

مولوی صاحب نے اپنے رسالے میں ان پانچوں سوالات میں سے کسی ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا مولوی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میلاد کا درود حدیث کے

خلاف نہیں ہے۔

نوٹ:۔ آپ سے سوال یہ تھا کہ حدیث کا درود وسلام چھوڑ کر میلاد کے الگ درود گڑھنے کی وجہ بتایئے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ درود کھڑے ہوکر پڑھنے کی ممانعت نہیں ہے۔

نوٹ:۔ درود کھڑے ہوکر پڑھنے کا حکم دکھلاؤ اور بیٹھ کر پڑھنے کو خلافِ ادب ہونا ثابت کرو۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضورؐ کے احترام کا حکم قرآن میں ہے۔

نوٹ:۔ ہر مسلمان حضورؐ کا احترام واجب سمجھتا ہے۔ پہلے حضورؐ کا میلاد کے آخر میں آنا ثابت کرو۔ جب آنا ہی ثابت نہیں تو اٹھ کھڑا ہونا حماقت ہے، احترام نہیں۔ اور اگر درود وسلام کے وقت حضور آتے ہیں تو نماز میں بریلویوں کا بیٹھا رہنا کس بنیاد پر ہے۔؟

مولوی صاحب نے چند جھوٹی باتیں اہلحدیثوں کی طرف منسوب کی ہیں۔

۱۔ وہابی حضورؐ پر تنقید روا رکھتے ہیں۔

۲۔ حضورؐ کو معیارِ حق بنانے کی نفی کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔

۶۔ بدعتی کھانے اور مٹھائی پر فاتحہ پڑھتے ہیں جسکا کوئی ثبوت نہیں، لیکن جنازے کی نماز میں فاتحہ نہیں پڑھتے، بلا فاتحہ مردے کو دفن کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا ثبوت ہے۔ بڑے پیر صاحب "غنیۃ الطالبین" کے ص۲۲۹ پر لکھتے ہیں کہ جنازے میں پہلی تکبیر کے بعد فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔ ثبوت میں ابنِ عباسؓ کی حدیث نقل فرمائی ہے۔ مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اٹھارہ صحابہ کرام سے پوچھا سب نے جنازے میں پہلی تکبیر کے بعد فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ ہم نے اس کی وجہ پوچھی تھی مولوی صاحب بجائے وجہ بتانے کے جو کچھ لکھتے ہیں، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہلحدیث بدمذہب، بے ادب، حقانیت سے دور، ابلیس اور شیطان ہیں۔ ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ مولوی صاحب کا جواب درست ہے یا نہیں۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ مٹھائی کھانا اور فاتحہ پڑھنا جب الگ الگ جائز ہے تو ان دونوں کو ایک ساتھ ملا دینا بھی جائز ہوگا۔ ثبوت میں بجائے قرآن وحدیث کے "بریانی" کو پیش فرماتے ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ جس طرح گوشت، گھی، چاول، الگ الگ کھانا ہے، اور بریانی میں سب کو ایک ساتھ ملا کر کھانا بھی جائز ہے اسی دلیل کی روشنی میں ہم مٹھائی اور کھانے پر فاتحہ پڑھ لیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کے جواب سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حدیث اور قرآن میں مٹھائی اور کھانے پر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے ورنہ مولوی صاحب اس کو چھوڑ کر ثبوت میں بریانی کو کیوں پیش فرماتے۔

مولوی صاحب یہ بتائیے کہ زید خالد کی دو بہنوں سے الگ الگ نکاح کر سکتا ہے لیکن دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا شرعاً حرام ہے لیکن آپ کی بریانی والی دلیل سے یہ حرام بھی حلال ہو جائے گا۔

۷۔ ہم نے لکھا ہے کہ اہلحدیثوں کی نماز اسی طرح ہوتی ہے جس طرح بڑے پیر صاحب پڑھا کرتے تھے۔ اگر اہلحدیثوں کا طریقہ گمراہی ہے تو بڑے پیر صاحب ایسی نماز پڑھ کر ولایت کے بلند مقام پر کیسے پہونچ گئے؟ مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑے پیر صاحب اور اہلحدیث کے عقائد میں فرق ہے۔ اہلحدیث شیطان کے مقلد ہیں۔ جواب کیسا ہے ناظرین خود فیصلہ فرمائیں۔

نوٹ:۔ اہلحدیث کے عقائد اور اعمال سو فیصدی وہی ہیں جو بڑے پیر صاحب کے تھے۔

۸۔ ہم نے لکھا ہے کہ حضورؐ بشر تھے، آپ کے بشر ہونے کو قرآن کی آیات اور عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ہمارے دلائل سے مجبور ہو کر مولوی صاحب کو لکھنا پڑا کہ حضورؐ بشر ضرور ہیں، اس میں کوئی شک نہیں مولوی صاحب نے حضورؐ کی کچھ خصوصیات بھی بیان فرمائی ہیں اہلحدیث حضورؐ کی ان تمام خصوصیات کو مانتے ہیں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ ہم حضورؐ کو عالم الغیب اور مختار کل نہیں سمجھتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفتیں ہیں۔

۹۔ ہم نے قرآن وحدیث اور تاریخی واقعات سے ثابت کیا ہے کہ حضورؐ عالم الغیب نہیں

تھے۔ ہماری کسی دلیل کا جواب مولوی صاحب نے نہیں دیا۔ ہم مختصر اپنے دلائل لکھتے ہیں۔

۱۔ حضورؐ کے پاس حضرت جبرئیل وحی لاتے تھے، اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اگر حضورؐ عالم الغیب تھے تو اللہ تعالیٰ کو وحی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔؟

۲۔ حضرتِ عائشہ صدیقہؓ پر دشمنوں نے تہمت لگائی حضور اس وقت تک پریشان و غمگین رہے جب تک قرآن میں حضرت عائشہ کا بری ہونا نازل نہیں کیا گیا۔ اگر آپؐ عالم الغیب تھے تو پریشان کیوں رہے۔؟

۳۔ حضورؐ کے دشمنوں نے حضورؐ سے تین سوالات کیے۔ آپؐ نے فرمایا کل بتا دوں گا۔ آپؐ نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ آپؐ مقررہ وقت پر جواب نہیں دے سکے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ جوابات بتا دیئے اور یہ حکم دیا کہ آئندہ ایسا مت کہو کہ کل ایسا کردوں گا۔ بلکہ اس طرح کہو کہ اگر اللہ چاہے گا تو ایسا ہو گا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضورؐ عالم الغیب بھی نہیں تھے اور مختارِ کل بھی نہیں تھے مولوی صاحب نے کسی دلیل کا جواب نہیں دیا مولوی صاحب کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ نبیؐ کے پیشِ نظر ہے۔

نوٹ:۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو حضور سوالات کا جواب کیوں نہیں دے سکے؟ آپؐ کے پاس وحی آنے کی کیا ضرورت باقی رہی۔؟ حضرت عائشہؓ کے معاملہ میں جب تک وحی نہیں آئی آپؐ کیوں پریشان رہے۔؟

مولوی صاحب نے چند آیتیں پیش کی ہیں۔ حالانکہ مقلد کا کام آیات اور احادیث سے ثبوت پیش کرنا نہیں ہے۔ اس کا کام ہر بات میں امام کے قول کی پیروی ہے اس لئے مولوی صاحب کو امام ابو حنیفہؒ کے اقوال سے حضورؐ کا عالم الغیب ہونا ثابت کرنا ضروری ہے۔ اور یہ چیز ممکن نہیں۔ نہ صرف امام ابو حنیفہؒ بلکہ ان کے علاوہ تمام ائمہؒ علم الغیب کو اللہ کی خاص صفت قرار دیتے ہیں۔ بڑے پیر صاحبؒ کے متعلق مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ وہ حضورؐ کو عالم الغیب سمجھتے تھے صریح جھوٹ اور جہالت پر مبنی ہے مولوی صاحب کو اپنے دعویٰ کا ثبوت حوالہ کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے تھا، مگر مولوی صاحب کے پاس چونکہ حوالہ اور ثبوت نہ تھا، اس لئے

عوام کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹا دعویٰ کر بیٹھے۔

اور جو دلائل مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور بڑے بڑے پیر صاحبؒ اس سے بے خبر نہیں تھے۔ اس کے باوجود وہ حضورؐ کو عالم الغیب نہیں مانتے۔ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کا ان آیات سے استدلال غلط ہے۔

بریلوی مولوی اس موقعہ پر یہ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں حضورؐ کو بتا دیں اس لئے آپ عالم الغیب ہو گئے۔ حالاں کہ بتانے سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ علم الغیب نہیں ہے ورنہ ساری امت عالم الغیب ہو جائے گی کیونکہ حضورؐ نے امت کو وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا۔

۱۰۔ قبروں کا پختہ کرنا اور اس پر چادر، چراغ، پھول، مرغ وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا، سجدہ کرنا، اپنی حاجتیں ان سے مانگنا، تیجا اور چالیسواں کرنا وغیرہ وغیرہ، ہم نے لکھا تھا کہ یہ باتیں اگر دین کا جز ہیں تو جس طرح نماز کی دعائیں اور اس کے طریقے و احکام تمام فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں، ان چیزوں کے احکام اور طریقے اور ان کی دعائیں کیوں موجود نہیں۔؟

مولوی صاحب نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا۔ بخاری شریف کی ایک حدیث پیش کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضورؐ نے دو بدکاروں کی قبر پر کھجور کی شاخ رکھ دی تھی۔ اس سے مولوی صاحب نے اولیاء کرام کی قبروں پر بریلوی جو کچھ کرتے ہیں اس کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، حالانکہ اس میں اولیاء کرام کی سخت توہین اور بے ادبی ہے۔ اگر اس حدیث پر عمل کرنا ہے تو بریلویوں کو غنڈوں کی قبروں پر پھول وغیرہ چڑھانا چاہیئے۔ بجائے جواب دینے کے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے یہاں کوّا حلال ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی وہابیوں کے مولوی ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں جھوٹ اور ... جواب سے بے تعلق ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضورؐ نے شب برأت میں نفلیں پڑھنے کا حکم دیا اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنے کا۔

نوٹ:۔ لیکن بریلوی علماء رات میں حلوہ پکانے اور دن میں اسے اڑانے کا حکم دیتے ہیں، یہ ہے بریلویوں کے حبِ رسول اور تعظیمِ رسولؐ کی حقیقت۔

۱۱۔ ہم نے مورتی پوجا، تعزیہ پوجا اور مزار پوجا میں کیا فرق ہے یہ سوال اٹھایا تھا مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ جڑی بوٹیوں میں جب نفع ہے تو اولیاء کرام کیوں نفع نہیں پہونچا سکتے۔

نوٹ:۔ اگر بیمار کو اچھا کرنا اور اولاد دلا دینا اولیاء کرام کے ہاتھ میں ہے تو وہ خود دوا استعمال کیوں کرتے تھے؟ اور بعض اولیاء کرام بغیر اولاد کے دنیا سے کیوں چلے گئے۔ انبیاء کرام جن کا درجہ اولیاء کرام سے بڑا ہے قرآن سے ثابت ہے کہ انہوں نے خدا سے اولاد مانگی تب ان کو اولاد ملی۔

۱۲۔ مولوی صاحب ص۲۸ پر لکھتے ہیں۔ ماحصل یہ ہے ضاد ظاء۔ ذال۔ زاء کو بالکل قاریوں کی طرح ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنا حرام، گناہ، قرآن کی تحریف اور اسلام پر بہتان باندھنا ہے مولوی صاحب! مریدوں کی خیر بیجئے حلوہ، کھچڑا پکانا آپ نے سب کو سکھا دیا، مگر ضاد، ظاء، ذال، زاء کو ادا کرنا آپ اپنے مریدوں میں ننانوے پرسنٹ کو نہیں سکھا سکے، حالانکہ آپکے عقیدے میں ان بیچاروں کی نماز ہی نہ ہوگی اور کفر و حرام اور گناہ لازم آئیگا..... ہمارے نزدیک قرآن سات حرفوں میں اتارا گیا ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر قوم و ملک والے اپنے لب و لہجہ میں قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ عربوں کی طرح حروف کو ادا کرنا انکے لئے ضروری نہیں ہے۔

۱۳۔ ہم نے لکھا تھا کہ حضورؐ نے عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر کبھی بیعت نہیں لی، بریلوی پیر ایسا کیوں کرتے ہیں۔؟ آپ نے تسلیم کرلیا کہ ایسا کرنے والے گمراہ اور بدچلن ہیں، بریلوی عوام کو چاہیئے کہ ایسے بدچلن پیروں کو وہ سزا دیں جس کے وہ مستحق ہیں۔

۱۴۔ ہم نے لکھا تھا کہ کسی چیز کے وجوب کو ثابت کرنے کیلئے شرعی دلیل کی ضرورت ہے۔ قرآن و حدیث میں ۴ اماموں کا نہ ذکر ہے اور نہ ان کی تقلید کے واجب ہونے کا حکم۔ مولوی صاحب جواب میں کوئی ایسی آیت یا حدیث نہیں پیش کرسکے جس میں چار اماموں کا ذکر ہو اور ان کی تقلید کا حکم ہو۔ بلکہ مولوی صاحب نے یہ تسلیم کرلیا کہ خیر القرون میں تقلید کا وجود نہ تھا تقلید بعد کی ایجاد اور پیداوار ہے۔

۱۵۔ ہم نے لکھا تھا کہ نیت قلب کے ارادے کو کہتے ہیں، زبان سے جو الفاظ نیت کے طور پر بریلوی حضرات ادا کرتے ہیں، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ثبوت پر انعام کا وعدہ تھا مولوی صاحب

ثبوت دیگر انعام حاصل نہ کرسکے۔

نوٹ:۔ حضورؐ نے جو کھایا اور بتایا ہے وہی افضل ہے اس پر اضافے کو افضل قرار دینا حضورؐ کی شان میں بے ادبی ہے۔

امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کریں

مولوی صاحب نے یہ سرخی اپنی طرف سے قائم کی ہے، یہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں ہے مولوی صاحب مقلد ہیں، انکے لئے یہ کہہ دینا ہی کافی ہے کہ ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا یہ حکم ہے اس لئے ہم ہی نہیں پڑھتے۔

مگر مولوی صاحب سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ رح جن کی نگاہ زمین پر تھی، ان کی تقلید کرتے ہوئے آپ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے۔ لیکن بڑے پیر صاحب جن کی شان میں آپ ص۹ پر لکھتے ہیں کہ ان کی نگاہ لوح محفوظ پر لگی ہوتی ہے اور جنکو آپ لوگ ہر مصیبت میں یاغوث کہہ کر پکارتے ہیں، ان کی تحقیق یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنی چاہیئے کیونکہ وہ رکوع وسجدے کے مانند نماز کا رکن ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ تو بڑے پیر صاحب کی پیروی نہ کرنا جو لوحِ محفوظ کی باتیں دیکھ رہے ہیں، نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

بریلوی شریعت

دیوبندی، ندوی، تبلیغی اور اہلحدیث مسلمانوں سے بریلوی شریعت بالکل جدا اور الگ ہے قرآن میں ہے سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں، عزت اور ذلت کا دار و مدار پیشے پر نہیں ہے تقویٰ پر ہے، لیکن بریلوی گروہ کے امام احمد رضا خاں صاحب نے مسلمانوں کی برادریوں کو پیشے کی بنیاد پر ذلیل اور کمینہ لکھا ہے حالانکہ بریلوی مولویوں کی روزی، روٹی انہی برادریوں پر موقوف

ہے۔ اگر یہ برادریاں آج بریلویت سے توبہ کرلیں تو ان کا نام ونشان تک مٹ جائے گا جولاہے دھنئے، موچی، درزی، قصاب، کھال پکانے والی برادریوں کو اعلیٰ حضرت نے ذلیل قرار دیا ہے اور ذلیل ہونے کی وجہ سے ان کی شادی بیاہ، اعلیٰ ذات کے مسلمانوں کے ساتھ جائز قرار نہیں دیا ہے کیونکہ یہ لوگ اعلیٰ ذات کے کفو نہیں ہیں۔ (فتاوی رضویہ ص۱۱۸ اور ص۱۱۹ ملاحظہ فرمائیے۔)

(بریلویوں کا احترام رسول) ملاحظہ ہو۔ حضورؐ کی بیویاں، مسلمانوں کی مائیں ہیں، ان کا احترام مسلمانوں پر فرض ہے۔ احمد رضا خاں صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سلسلہ میں جو اشعار لکھے ہیں ان سے حضرت عائشہؓ کی سخت توہین ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے اشعار کا مجموعہ "حدائق بخشش" کے نام سے ان کے ایک مرید حشمت علی صاحب نے جمع کیا ہے۔ چند اشعار نقل کرتا ہوں۔ غور فرمائیں۔

تنگ وچست انکا لباس اور جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوتے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

مسلمان توجہ فرمائیں کہ کیا یہی احترام رسول ہے جسکا ڈھنڈورا بریلوی پیٹتے ہیں، کیا کوئی شخص اپنی ماں اور بہن کی شان میں یہ باتیں برداشت کرسکتا ہے۔؟

ایک اور نادر فتویٰ

وہابی کا نکاح کسی حیوان سے نہیں ہوسکتا جس سے ہوگا زنا ہوگا۔ (احکام شریعت حصہ اول ص۸۹) معلوم ہوا کہ بریلویوں کا نکاح جانوروں سے صحیح ہوگا، اور ایک جگہ اعلیحضرت تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء قبروں میں اپنی بیویوں سے شب باشی کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص۳۰)

بریلویوں کی اپنی بیویوں کیساتھ مجامعت کیوقت انکے پیر حاضر رہتے ہیں!

احمد رضا خاں صاحب نے لکھا ہے کہ سیدی عبد العزیزؓ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی

کے جاگنے کے وقت دوسری بیوی سے ہمبستری کی میں نے عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا حضور نے فرمایا کہ وہاں کوئی اور پلنگ بھی تھا، عرض کیا کہ ہاں پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اسی پر میں تھا۔ کسی وقت شیخ مریدوں سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ رہتا ہے۔ (الملفوظ حصہ دوم ص۲٦)

غور فرمائیے، کیا اس سے بڑی بیحیائی اور بے غیرتی ممکن ہے مسلمانو! ہوش میں آؤ اور کتاب و سنت کو پکڑو اور صرف رسول اللہ صلعم کی پیروی اور اتباع کی کوشش کرو۔

نوٹ:- احمد رضا خاں صاحب کے متعلق جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ مومن بکڈپو پلیٹن روڈ بمبئی کے کتابچوں "گستاخِ رسول کون"، اور "اعلیٰ حضرت کے جنسیاتی فتاوے" سے ماخوذ ہیں۔

سوادِ اعظم کی حقیقت

مولوی صاحب نے اس پر دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ایک کا ترجمہ ہے "سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ اور دوسرے کا ترجمہ ہے کہ جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

مولوی صاحب سمجھ رہے ہیں کہ جماعت اور سوادِ اعظم سے مراد وہ گروہ ہے جو تعداد میں زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ خیال بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ عظمت کا تعلق تعداد سے نہیں بلکہ فضیلت اور بزرگی سے ہے، اگر وہ قرآن وحدیث پر عامل ہے وہی سوادِ اعظم ہے جماعت سے مراد صحابہ رضؓ کی جماعت ہے۔ اہلسنت والجماعت وہی لوگ ہیں جو حضورؐ کی سنت اور صحابۂ کرام کی جماعت کے مطابق عمل پیرا ہیں خدا کا شکر ہے کہ اہلحدیث اپنے عقیدہ اور عمل دونوں میں حضورؐ کی سنت اور صحابہ کی جماعت کے قدم بقدم چلنے والے ہیں۔

امام:- مولوی صاحب نے ایک آیت پیش کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر قوم اپنے امام کیساتھ بلائی جائے گی مولوی صاحب نے امام سے مراد وہ پیر سمجھ لیا ہے جو بند کمرے میں عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر بیعت لیا کرتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے سمجھ لیا کہ اہلحدیث بے سہارا مارے مارے پھر یں گے کیونکہ انکے یہاں کوئی پیر نہ ہوگا۔ مولوی صاحب خیال رکھئے! ہر نبی اپنی امت کا امام

اور پیشوا ہے۔ اہلحدیثوں کے امام خود حضورؐ ہیں۔ اب آپ خود سوچئے کہ حضورؐ کے مقابلے میں ایسے غیرے لوگوں کو امام بنا کر آپ فائدے میں رہیں گے یا گھاٹے میں۔ اہلحدیث کی فکر نہ کیجئے دنیا و آخرت دونوں میں انکے ہاتھ میں سرتاجِ انبیاء کا دامن ہے اہلحدیث ایلوگوں کیطرح یہ شعر نہیں پڑھتے۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کوثر کا پلا احمد رضا

(نغمۃ الروح ص۲۵)

متفرق باتوں پر ایک نظر

۱۔ مولوی صاحب ص۲۵ پر لکھتے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرآن شریف پڑھنا سخت منع ہے۔ بگر غیر مقلدین سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض جانتے ہیں جہالت کی انتہا ہوگئی، مالکی۔ شافعی۔ حنبلی سب مقلد ہیں اور سب امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

مولوی صاحب نے چند آیتیں اور حدیثیں بھی پیش کی ہیں جن سے حنفی عالم دلیل پکڑتے ہیں۔ شافعی، حنبلی اور مالکی کے دلائل مولوی صاحب نے پیش نہیں کئے۔ حنفی مولویوں کی دلیلوں کا جو مدلل جواب حنبلی، شافعی، مالکی اور اہلحدیثوں کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب اس کو بھی ہضم کر گئے۔ آئندہ مولوی صاحب کو چاہیئے کہ وہ اپنی دلیلوں کے ساتھ ساتھ حنبلی، شافعی، مالکی اور اہلحدیثوں کی طرف سے جو دلائل ہیں وہ بھی پیش کریں، اور حنفی مولویوں کو جو جوابات دیئے گئے ہیں ان کو بھی صحیح صحیح طور پر پورا لکھیں تاکہ مولوی صاحب کے مریدوں کی آنکھ کھل جائے اور ان کے مریدان کے پر فریب جال سے نجات پاسکیں۔ مولوی صاحب نے ان چند صحابہؓ کا نام بلا حوالہ لکھا ہے جو مولوی صاحب کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں تھے لیکن ان بیشمار صحابہ کرام کا ذکر چھوڑ دیا جو اہلحدیثوں کی طرح سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کے قائل تھے۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنے والوں کے منہ میں آگ اور پتھر بھرا جائیگا مگر کسی آیت یا حدیث کا حوالہ نہیں دیا۔

اب مولوی صاحب خود بتائیں کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جو سورۃ فاتحہ امام کے

پیچھے پڑھنے کے واجب ہونے کے قائل تھے مولوی صاحب ان کے منہ میں کیا بھریں گے۔؟ مولوی صاحب جب آپ مقلد ہیں تو آپ کو قرآن و حدیث کی کیا خبر۔؟ چاروں اماموں میں سے صرف ایک امام کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیئے لیکن تین امام کہتے ہیں کہ پڑھنی چاہیئے۔ اور چاروں ائمہ کو آپ برحق مانتے ہیں تو تین کو چھوڑ کر صرف ایک کی پیروی کہاں کی عقلمندی ہے آپ جیسے مقلد کی مثال اندھے کی ہے، آپ خود فرمائیے کہ ایک شخص آپکو کہے کہ بائیں طرف جاؤ اور تین شخص کہیں کہ دائیں طرف جاؤ اور سب آپکی نگاہ میں سچے ہیں تو فرمائیے تین کی سنئے گا یا ایک کی۔؟

آئندہ جب حنبلی، شافعی اور اہلحدیثوں کے دلائل اور آپ کے دلائل کے جوابات انکی طرف سے دیئے گئے ہیں، لکھنے کے بعد آپ اپنا مذہب ثابت کریں گے اس وقت آپ پر اپنے مسلک کی کمزور پوزیشن خود بخود واضح ہو جائے گی۔

۲۔ ص۱۹ پر مولوی صاحب امام حسین کے فاتحہ اور چہلم کو کارِ ثواب لکھتے ہیں اور ص۳۲ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ گنتی میں جو جماعت بڑی ہو اس کا ساتھ دینا چاہیئے اور جو اس سے الگ ہو گا وہ جہنمی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ امام حسین رض کی جماعت یزید کے مقابلے میں گنتی میں کم تھی لہذا مولوی صاحب کے نزدیک امام حسین ع جہنمی ہوئے تو کیا مولوی صاحب آپ کے نزدیک جہنمیوں کا فاتحہ اور چہلم کارِ ثواب ہے۔؟۔ معلوم ہوا کہ آپ نے سوادِ اعظم اور جماعت کا مطلب غلط سمجھا سواد اعظم اور جماعت سے مراد وہ جماعت ہے جس کے پاس کتاب و سنت کی روشنی موجود ہو اگرچہ وہ تعداد میں کم ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ اس معنی میں اہلحدیث سواد اعظم ہیں جن کی اتباع کا حدیث میں حکم دیا گیا ہے۔

۳۔ قبروں کا پختہ کرنا، اس کا طواف کرنا، اس کو دھو کر پینا، چومنا، اس پر ڈھول بجانا، سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ ان سب باتوں پر مولوی صاحب نے قلم نہیں اٹھایا۔ معلوم ہوا کہ اہلحدیث کے دلائل کے سامنے وہ سرنگوں ہونے پر مجبور ہو گئے۔ صرف ایک بات مولوی صاحب نے ص۱۹ پر لکھی ہے، مزارات پر غلاف ڈالنا جائز ہے جب نیت ہو صاحبِ مزار کی وقعت عوام کی نظر میں پیدا کرنے کی۔ معلوم ہوا کہ بریلوی عوام کی نظر میں بزرگانِ دین کی وقعت نہیں ہے اس لئے بریلوی مولوی

زرق برق چادریں چڑھاکر اور ڈھول پیٹ کر اپنے عوام کی نگاہ میں ان کی وقعت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لَاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بزرگانِ دین کی وقعت ان کے برگزیدہ اعمال تقویٰ، دینی اور اصلاحی خدمات کی بنیاد پر نہ صرف مسلمانوں کی نگاہ میں ہے بلکہ ان کی بزرگی اور مراتبِ عالیہ کا لوہا غیر مسلم بھی مانتے ہیں، اس لئے اولیاء کرام کو اپنی شان منوانے اور مراتب بڑھوانے کے لیے بریلوی خلافِ شرع ہتھکنڈوں کی ضرورت نہیں ہے۔

اولیائے کرام کے پردے میں بریلوی کمانے اور کھانے کے لیے عوام کو لوٹنے اور کھسوٹنے کے لیے ان خرافات کو ایجاد کرتے ہیں اور غریب عوام ان کا شکار ہو کر اپنا ایمان، عزت، دولت اور سب کچھ کھو بیٹھتے ہیں۔ ص۲۶ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں جب جڑی بوٹیوں میں فائدہ ہے تو اولیاء کرام میں کیوں نہیں ہے مولوی صاحب ان سوالوں کے جواب دیجیے۔

۱۔ ہر جڑی بوٹی کے فائدے الگ الگ ہیں۔ حکیموں نے صاف صاف انہیں لکھ دیا ہے، آپ بھی امام اعظم کے اقوال کے حوالے سے تحریر فرمائیے کہ اولیاء کتنے ہیں اور ہر ایک میں الگ الگ کیا فائدے ہیں۔؟

۲۔ جڑی بوٹیاں مرجاتی ہیں تو فائدہ ختم ہو جاتا ہے، آپ کے نزدیک اولیاء کرام کا یہی حال ہے۔؟ اور اگر ان کے فوائد مرنے کے بعد بھی باقی رہتے ہیں تو فرق کی وجہ کیا ہے؟۔ بات مدلل ہونی چاہیئے۔

۳۔ جڑی بوٹیوں سے فائدہ اٹھانا چادر، چراغ، مرغ چڑھانے پر موقوف نہیں، اولیاء سے فائدہ حاصل کرنا ان چیزوں پر آپ نے موقوف کیوں کر دیا۔؟ اگر موقوف نہیں تو غریب عوام سے یہ چیزیں آپ کیوں وصول کرتے ہیں۔؟

۴۔ ص۲۱ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں "ترکھول میں زندگی ہوتی ہے وہ تسبیح کرتا ہے اس لیے اس کو رکھنے سے مردے کو آرام پہونچتا ہے"۔ مولوی صاحب! قرآن میں جابجا یہ آیت آئی ہے کہ دنیا کی ہر چیز تسبیح پڑھتی ہے۔ اگر دنیا کی چیزوں کی تسبیح سے مردوں کا عذاب گھٹ جاتا ہے

قبر کی مٹی اس کے ارد گرد کی گھاس، اس پر گھومنے پھرنے والی چیونٹیاں بھی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتی ہیں، ایسی صورت میں پھول کی ضرورت کیوں آپڑی۔؟ اور اگر یہ کوئی شرعی بات ہے تو حضورؐ نے صحابہ کرامؓ اور انبیاء عظامؑ کی قبروں پر خود پھول کیوں نہیں چڑھائے۔؟ اور مسلمانوں کو ایسا حکم کیوں نہیں دیا۔؟ تو پھر پھول رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔؟ مردے کا کفن اور اس کی ہڈیاں،

مولوی صاحب! اب خلیل خاں کے فاختہ اڑانے کا زمانہ چلا گیا۔ اب دیوبندی، ندوی، تبلیغی جماعت اور جماعتِ اسلامی جو آپ کے نزدیک گلابی وہابی ہیں اور اہلحدیث جو آپ کے نزدیک کٹر وہابی ہیں۔ آپ کو اس کا موقعہ نہیں دیں گے کہ مفت کا حلوہ، کھچڑا، مرغ، جلیبی وغیرہ فرضی فاتحے کے نام پر آپ کھا سکیں اور قبروں پر چڑھائی ہوئی عمدہ چادریں بیچ کر گلچھرّے اڑا سکیں۔ اب آپ کو چاہیئے کہ کھانے اور کمانے کے جائز طریقے آپ ڈھونڈھیں۔ اسی میں خیریت ہے۔ جلسوں میں گالیاں بکنے اور رسالوں میں گالیاں لکھنے سے اب بیڑا پار نہیں لگے گا الٹا غرق ہو جائے گا اور سنت کو مٹا کر بدعت پھیلانے کی سزا مرنے کے بعد الگ ہوگی۔ اللہ انسان کو سیدھی راہ دکھلائے اور اس پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ: اسرار احمد ارشی دہلی